باب۔۷۱

اصل زندگی آخرت

[اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ،(الحدید:۲۰)]

[كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ،(آل عمران: ۱۸۵)]

Siddiqui Publications

حدیث۵۹۹۹: رسول مکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تندرستی اور خوشحالی یہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۶۰۰۰،۶۰۰۱: جنگِ خندق کے موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (اصل) زندگی آخرت کی ہی ہے۔ اور دعا فرمائی کہ انصار اور مہاجرین کو تندرست کردے، (اور حدیث ۶۰۰۱ کے مطابق دعا فرمائی کہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت کردے)۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۶۰۰۲: ارشادِ نبیؐ ہوا کہ جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث۶۰۰۳: حضورؐ نے فرمایا کہ تم دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۶۰۰۴: آنحضرتؐ نے چار لکیروں والی ایک شکل بنائی۔ اس میں ایک خط کھینچا جو اس مربع حصے کے درمیان میں تھا۔ پھر فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہ خط جو باہر کو نکلا ہوا ہے، اس کی دراز آرزویں اور امیدیں۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں اغراض و مصائب ہیں۔ ایک سے بچ کر نکلا تو دوسرے میں پھنسا۔ اُس سے نکلا تو کسی اور میں پھنسا۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۶۰۰۵: حضورؐ نے چند خطوط کھینچے پھر فرمایا کہ یہ انسان کی طویل امیدیں ہیں۔ اور یہ اس کی موت ہے۔ وہ امید کی حالت ہی میں رہتا ہے کہ اس کو موت آجاتی ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۶۰۰۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو لمبی عمر دی یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کا ہو گیا تو اللہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۰۷: میں نے رسول مکرمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ ہمیشہ بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں میں جوان ہوتا ہے۔(ایک) دنیا کی محبت،(دوسرے)امید کی درازی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۰۸: حضورؐ نے فرمایا کہ آدمی بڑا ہو جاتا ہے تو اس کی دو چیزیں بڑی ہو جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۰۰۹: میں نے عتبان بن مالک انصاریؓ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جس بندے نے صرف اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے لا إله إلا الله کہا تو قیامت کے دن اس پر آگ حرام ہے۔ راوی: حمود بن ربیعؓ۔

حدیث ۶۰۱۰: رسول مکرمؐ کا ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "جب میں کسی مومن بندے کی محبوب چیز اس دنیا سے اٹھالیتا ہوں اور اگر وہ اس پر صبر کرے تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۱۱: عبیدہ بن جراحؓ جب بحرین سے جزیہ وصول کرکے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نماز سے فراغت کے بعد آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، "تمھیں خوش خبری ہو۔ اور تم امید رکھو اُس چیز کی جو تمھیں خوش کردے گی"۔ پھر فرمایا، "خدا کی قسم! میں تمارے فقر سے نہیں ڈرتا۔ لیکن اگر ڈرتا ہوں تو اس بات سے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی، تو تم رغبت کرنے لگو جس طرح وہ رغبت کرنے لگے تھے، اور تمھیں غافل کر دے جس طرح ان لوگوں کو غافل کر دیا تھا"۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۷۳۹)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۰۱۲: ایک روز آنحضرتؐ باہر تشریف لائے اور شہدائے اُحد پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی۔ پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں جنت میں تمھارے لیے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم! میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ پھر فرمایا، میں تمھارے لیے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم شرک کرنے لگوگے، لیکن میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اس دنیا سے رغبت نہ کرنے لگو۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۶۰۱۳: (اس حدیث کے حاصل یہ ہیں):

- حضورؐ نے فرمایا، میں تمھارے متعلق جس سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ زمین کی برکتیں ہیں۔ پوچھا گیا کہ برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا، زینت۔

- کسی نے پوچھا، کیا خیر سے شر پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا، خیر سے خیر ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ سرسبز و شیریں گھاس کی مانند ہے۔ البتہ اگر اسے حرص سے زیادہ کھالے تو ہلاکت میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- مال سے متعلق آپؐ نے فرمایا، جس نے اس کو حق کے ساتھ لیا اور حق ہی میں خرچ کر دیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور جس نے اس کو ناحق لیا، تو ایسا شخص کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔ راوی: ابو سعیدؓ۔

حدیث ۶۰۱۴، ۶۰۱۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تم میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر (کئی بار دہراتے ہوئے فرمایا) وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر وہ لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالاں کہ انھیں گواہی کے لیے نہیں کہا جائے گا۔ (حدیث ۶۰۱۵ کے الفاظ ہیں کہ گواہیاں ان کی قسموں پر اور قسمیں گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی)۔ وہ امانت میں خیانت کریں گے۔ وہ نذر مانیں گے مگر اسے پورا نہیں کریں گے۔ اور ان میں موٹاپا نمایاں ہو گا۔ راویان: عمران بن حصینؓ اور عبداللہؓ۔

حدیث ۶۰۱۶: (رسول اکرمؐ موت کی دعا کرنے سے منع فرماتے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۹۳۹، ۵۹۴۰۔ راوی: قیسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۴۱)۔

حدیث ۶۰۱۷: خبابؓ کہتے ہیں کہ رسول مکرمؐ کے ساتھی گذر گئے۔ دنیا نے ان کے عمل میں کبھی کمی نہیں کی۔ لیکن اب ان کے بعد ہم نے مٹی کے سوا کچھ نہ پایا۔ راوی: قیسؓ۔

حدیث ۶۰۱۸: ہم لوگوں نے رسول معظمؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث ۶۰۱۹: ایک روز نبی مکرمؐ نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا۔ پھر فرمایا، جس نے اس طرح کا وضو کیا اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بعد میں، میں نے حضرت عثمانؓ کو بالکل ایسے ہی اور اسی جگہ وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ راوی: حمران بن ابانؓ۔

حدیث ۶۰۲۰: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ پہلے صالح لوگ گذر جائیں گے۔ اس کے بعد اچھے لوگ ہوں گے۔ پھر خراب لوگ رہ جائیں گے، جیسے جَو یا کھجور کے آخر میں خراب باقی رہتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا۔ راوی: مرداس اسلمیؓ۔

حدیث ۶۰۲۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دینار و درہم اور قطیفہ و خمیصہ (ریشمی و اونی کپڑوں) کے بندے ہلاک ہو جائیں گے۔ انھیں یہ چیزیں ملتی ہیں تو خوش ہوتے ہیں ورنہ ناراض۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۰۲۲تا۶۰۲۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ راویان: ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۰۲۶: میں نے آنحضرتؐ سے کچھ مانگا۔ حضورؐ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے پھر دیا۔ اور فرمایا، اے حکیم! یہ مال تروتازہ ہے اس لیے اسے جو شخص اچھی نیت سے مانگے گا تو اس میں برکت ہوگی۔ اور جو شخص بخل کرے گا تو اسے برکت حاصل نہ ہوگی اور اسے کبھی سیری بھی نہ ہوگی۔۔۔ اور فرمایا، اوپر والا ہاتھ (دینے ولا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث۶۰۲۷: حضورؐ کا ارشاد ہوا، تم میں سے کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ وارث کا مال پیارا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا، ہم سب کو اپنا ہی مال محبوب ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا مال وہ ہے جو زندگی ہی میں خرچ کرلے۔ اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ جائے۔ راوی: حارث بن سویدؓ۔

حدیث۶۰۲۸، ۶۰۲۹: (ان دونوں احادیث کا حاصل ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ):

- ابو ذرؓ، آنحضرتؐ کے ہمراہ کہیں جارہے تھے۔ انھیں نبی مکرمؐ نے فرمایا، زیادہ مال والے قیامت کے دن نیکی کے اعتبار سے مفلس ہوں گے، مگر وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کو خرچ کیا اور نیک کاموں میں لگایا۔
- پھر حضورؐ نے اچانک ابو ذرؓ سے ٹھہرنے کو کہا اور خود کہیں چل پڑے۔ واپس پہنچے تو بتایا کہ میں ابھی جبرئیلؑ سے ملا۔ ان کا کہنا تھا کہ میری امت میں سے جو شخص اللہ کا شریک نہ بنائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے سوال کیا کہ چاہے وہ شخص زنا اور چوری کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو؟ جبرئیلؑ نے کہا، ہاں چاہے وہ شخص زنا اور چوری کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو۔ راوی: ابو ذر غفاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۶۳)۔

حدیث۶۰۳۰: نبی معظمؐ کا فرمانا ہے کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو مجھے پسند نہیں کہ مجھ پر تین رات بھی اس طرح گزر جائیں کہ ان میں سے کچھ بھی میرے پاس ہو، بجز اس کے کہ میں ادائے قرض کے لیے رکھ لوں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۲۳ اور ۵۸۶۳)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۰۳۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ مال و اسباب کے سبب سے تونگری یا امیری نہیں ہے، بلکہ تونگری اصل میں دل کی تونگری ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۳۲: آنحضرتؐ کے ساتھ ایک صحابی بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سے ایک شخص گذرا۔ حضورؐ نے صحابی سے اس آدمی کے بارے میں رائے پوچھی۔ صحابی نے جواب دیا، یہ شخص شریف ہے، اس لائق ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو نکاح کیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اسے قبول کیا جائے۔ حضورؐ خاموش رہے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے پاس سے ایک اور شخص گذرا۔ حضورؐ نے صحابی سے اس آدمی کے بارے میں بھی رائے پوچھی۔ انھوں نے جواب دیا، یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے۔ اس لائق نہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح کرے۔ اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو کوئی اسے قبول نہ کرے۔ اور یہ کچھ کہے تو کوئی اس کی نہ سنے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ شخص ساری دنیا کے امیروں سے بہتر ہے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۶۰۳۳: (مصعب بن عمیرؓ جنگ اُحد میں شہید ہوئے ایک چادر میں ان کو دفن کیا گیا۔ اگر سر چھپاتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۰۰ اور ۳۷۶۵۔ راوی: ابووائلؓ۔

حدیث ۶۰۳۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں اکثر فقیر نظر آئے۔ اور میں نے جہنم میں جھانکا تو وہاں اکثر عورتوں کو پایا۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

حدیث ۶۰۳۵: حضورؐ نے ساری زندگی نہ تو خوان پر کھایا اور نہ ہی پتلی چپاتی کھائی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۰۳۶: نبی مکرمؐ کے وصال کے وقت ہماری الماری میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو جاندار کے کھانے کے لائق ہو۔ البتہ تھوڑے سے جَو رکھے تھے جو میں کچھ دنوں تک کھاتی رہی۔ ایک دن میں نے ان کو وزن کیا تو اچانک وہ ختم ہو گئے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۳۷: (یہ طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے):

ابوہریرہؓ کا کہنا ہے کہ میں بھوک کے مارے زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا۔ اور اکثر پیٹ پر پتھر بھی باندھ لیا کرتا۔ ایک دن حضرت ابو بکرؓ گذر رہے تھے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت صرف اس غرض سے پوچھی کہ وہ مجھے اپنے گھر لے جائیں اور کھانا کھلا دیں۔ لیکن وہ میری بات سمجھ نہ سکے۔ پھر رسول معظمؐ گذرے۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور میرے چہرے سے میری خواہش کو پہچان لیا اور مجھے

اپنے دولت خانے پر لے گئے۔ حضورؐ نے گھر میں ایک پیالے میں دودھ رکھا دیکھا۔ مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اہل صفہ (اسلام کے وہ مہمان جن کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔ اور جب نبی اکرمؐ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو آپؐ ان لوگوں کے پاس بھیج دیتے) کو میرے پاس لے آؤ۔ میں حیران تھا کہ یہ دودھ اتنے سب لوگوں کو کیسے پورا ہوگا۔ لیکن حکم تھا لہٰذا تکمیل کرنا ضروری تھا، چناں چہ اہل صفہ کو اپنے ساتھ لے آیا۔ آنحضرتؐ نے مجھے دودھ کو ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے فرمایا۔ میں پیالہ بھرتا جاتا اور ایک ایک کو دیتا جاتا۔ جب سب نے سیر ہوکر پی لیا تو حضورؐ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ پھر فرمایا، بیٹھ اور پی۔ میں پی لیتا تو آپؐ فرماتے اور پی، اور پی یہاں تک کہ میں نے کہا خدا کی قسم اب مجھ میں پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آنحضورؐ نے مجھ سے پیالہ لیا اور بچا ہوا دودھ بسم اللہ کہہ کر پی لیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۳۸: عربوں میں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم جہاد کرتے مگر ہمارے پاس حبلہ کے پتوں اور جھاؤ کے درخت کے سوا کھانے کو کوئی چیز نہ تھی۔ پھر بنو اسد اسلام لائے۔ راوی: سعدؓ۔

حدیث ۶۰۳۹: محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ مدینہ تشریف لائے، ان کی آل کو کبھی متواتر تین دن گیہوں کی روٹی کھانے کو نہ ملی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۴۰، ۶۰۴۱: آنحضرتؐ کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۴۲: انس بن مالکؓ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضورؐ نے تاحیات کبھی پتلی روٹی یا بھنی ہوئی بکری کبھی دیکھی ہو۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۶۰۴۳، ۶۰۴۴: ہم لوگوں کو آگ جلائے ایک ایک مہینہ گزر جاتا تھا۔ صرف کھجوریں اور پانی استعمال کرتے۔ البتہ جب کہیں سے تھوڑا سا گوشت آجاتا تو اسے پکا لیتے تھے۔ اسی طرح کہیں سے ہدیتاً دودھ آتا تو حضورؐ ہم لوگوں کو پلا دیتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۴۵: محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ "اے اللہ! آلِ محمد کو قوت عطا فرما"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۴۶: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ کہا، وہ عمل جو مستقل کیا جائے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آنحضورؐ تہجد کے لیے کس وقت اٹھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا، آپؐ اس وقت اٹھتے جب مرغ کی اذان سنتے۔ راوی: مسروقؓ۔

حدیث ۶۰۴۷: آنحضرتؐ کو وہ عمل پسند تھا جس میں ہمیشگی ہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۴۸ تا ۶۰۵۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا مگر یہ کہ اللہ اسے اپنی رحمت میں ڈھانک لے۔ اور فرمایا، اپنے قول و عمل میں مماثلت پیدا کرو۔ اللہ کی قربت حاصل کرو۔ صبح و شام اور رات کے آخری حصہ میں عبادت کرو۔ اور اعتدال کو اختیار کرو تو تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔ اور فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس میں مداومت اختیار کی جائے، اگرچہ کہ کم ہو، اور فرمایا، ان ہی اعمال کی پابندی کرو جن کی تم میں طاقت ہو۔ راویان: ابوہریرہؓ، حضرت عائشہؓ، علقمہؓ۔

حدیث ۶۰۵۳: ایک روز آنحضورؐ نے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، "ابھی میں جب نماز پڑھ رہا تھا تو دیوار کے آگے مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی۔ میں نے آج کے دن کوئی خیر و شر نہیں دیکھا"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۰۵۴: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس دن اس کے سو حصے کیے۔ ننانوے حصوں کو اپنے پاس رکھا اور ایک حصہ اپنی مخلوق کو دیا۔ اگر کافر اللہ تعالیٰ کے پاس موجود رحمت کا جان لیتے تو جنت سے مایوس نہ ہوتے۔ اسی طرح مومن اللہ کے ہاں موجود عذاب کو جان لیں تو جہنم سے کبھی بھی بے خوف نہ ہوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۵۵: انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اکرمؐ سے کچھ مانگا تو آپؐ نے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ دیا۔ جب سب ختم ہو گیا تو فرمایا کہ میرے پاس اب کچھ مال باقی نہیں رہا اور میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا۔ پھر فرمایا، جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر دے دیتا ہے۔ اور جو استغناء ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے۔ اور صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز تمھیں نہیں دی گئی۔ راوی: ابوسعیدؓ۔

حدیث ۶۰۵۶: نبی معظمؐ نماز پڑھاتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے، پھول جاتے۔ حضورؐ سے کہا جاتا کہ آپؐ کیوں اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں، تو فرماتے، "کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۶۰۵۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور نہ شگون لیتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ راوی: حصین بن عبد الرحمٰنؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۰۵۸: مغیرہؓ نے معاویہؓ کے کہنے پر انھیں یہ حدیث لکھ بھیجی: میں نے آنحضرتؐ کو نماز سے فارغ ہونے پر تین بار لا إله إلا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ آپؐ قیل و قال اور بہت زیادہ سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرماتے۔ جو چیز دینا ضروری ہے اس کو نہ دینے سے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے سے منع فرماتے تھے۔ راوی: ہیثمؒ۔

حدیث ۶۰۵۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو شخص اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کا ضامن ہو تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۶۰۶۰، ۶۰۶۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ اور فرمایا کہ مہمانداری تین دن کی ہوتی ہے اور جائزہ ایک دن اور رات ہے۔ راویان: ابوہریرہؓ، ابوشریحؓ۔

حدیث ۶۰۶۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ بندہ بعض وقت گفتگو کرتا ہے، نتیجے پر غور نہیں کرتا۔ اس کی یہ دوری مشرق و مغرب کے برابر کی ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے پھسل کر جہنم میں چلا جاتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۶۳: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ بندہ اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ اس کے درجات بلند کرتا ہے۔ اور بعض وقت بندہ اللہ کو ناراض کرنے کی بات کرتا ہے اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اس کے سبب سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۶۴: حضورؐ نے فرمایا، سات آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ ڈالتا ہے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۶۵، ۶۰۶۶: حضورؐ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلی امت میں ایک شخص تھا جو اپنے اعمال کو برا سمجھتا تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں مر جاؤں تو غبار بنا کر سمندر میں ڈال دینا یا جلا دینا۔ لوگوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پھر سے زندہ کر کے اس سے پوچھا کہ تجھے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا، صرف آپ کے خوف کی وجہ سے۔ اس پر اللہ نے اسے بخش دیا۔ راویان: حذیفہؓ، ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۰۶۷: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثال اور اس کی مثال، جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے، اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں تمھیں کھلا ڈرانے والا ہوں، اس لیے تم بچو۔ ایک جماعت نے اس کا کہنا مانا اور رات ہی کو کسی محفوظ مقام پر چلے گئے۔ سو ان لوگوں نے نجات پائی۔ ایک جماعت نے اسے جھوٹا جانا۔ صبح کو ان پر لشکر آن پڑا اور سب کو قتل کر دیا۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۶۰۶۸: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی تو ارد گرد روشنی پھیل گئی۔ پھر پروانے اس آگ کے گرد جمع ہو گئے اور اس پر گرنے لگے۔ وہ آدمی انھیں آگ سے کھینچ کھینچ کر باہر نکالنے لگا اور کہتا رہا میں تمھیں باہر نکالتا ہوں اور تم پھر اسی آگ میں گر جاتے ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۶۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔ اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن عمروؓ۔

حدیث ۶۰۷۰،۶۰۷۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ راویان: سعید بن مسیبؓ اور انسؓ۔

حدیث ۶۰۷۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ شہوتوں سے ڈھانکی گئی ہے۔ اور جنت مصیبتوں سے چھپی ہوئی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۷۳: حضورؐ فرماتے ہیں کہ جنت اور جہنم دونوں تمھاری جوتیوں کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہیں۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۰۷۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ شاعروں کے شعروں میں یہ مصرعہ سب سے زیادہ سچا ہے کہ، "آگاہ ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ کے سوا تمام چیزیں باطل ہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۷۵: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اُس کو دیکھے جو مال اور صورت کے لحاظ سے اس پر فضیلت رکھتا ہے، تو اس شخص کو اُسے بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے مال اور صورت میں پست ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۷۶: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور ان کو بیان کر دیا ہے۔ چناں چہ جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا مگر اس پر عمل نہ کر سکا تب بھی اللہ

Siddiqui Publications

اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر اس نیکی کا عمل بھی کر لیا تو اللہ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو گنا تک نیکی لکھتا ہے۔ اور جس شخص نے برائی کرنے کا ارادہ کیا مگر اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر اس برائی کا عمل بھی کر لیا تو اللہ اس کے لیے ایک برائی لکھتا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۰۷۷: انسؓ کہتے ہیں کہ تم لوگ ایسے کام کرتے ہو جو تمھاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں۔ حالاں کہ زمانہ رسالت میں لوگ انھیں موبقات میں شمار کرتے تھے۔ (امام بخاریؒ موبقات کے معنی مہلکات یعنی ہلاک کرنے والی بتاتے ہیں)۔ راوی: غیلانؓ۔

حدیث ۶۰۷۸: ایک شخص جنگ میں زخمی ہو گیا۔ تکلیف اتنی زیادہ بڑھی کہ اس نے جلد مر جانا چاہا۔ چناں چہ اس نے اپنی تلوار کی دھار کو اپنے سینہ پر رکھ کر زور سے دبایا اور مر گیا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ ایسے کام کرتا ہے جسے دوسرے لوگ جنت کا عمل سمجھتے ہیں، حالاں کہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ اور کوئی ایسے کام کرتا ہے جس کے سبب سے لوگ اسے دوزخی سمجھتے ہیں جب کہ وہ جنتی ہوتا ہے۔۔۔ دراصل اعمال کا دارومدار آدمی کے خاتمہ پر ہے۔ راوی: سہل بن ساعدیؓ۔

حدیث ۶۰۷۹: ایک اعرابی نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ کون آدمی سب سے اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ شخص جس نے اپنی جان و مال کے ذریعے جہاد کیا۔ اور وہ آدمی جو گھاٹیوں میں بیٹھا اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ راوی: ابوسعیدؓ۔

حدیث ۶۰۸۰: ارشادِ نبیؐ ہوا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہو گا جسے لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش ہونے کی جگہ پر چلا جائے گا۔ اپنے دین کو فتنوں سے بھگا لے جائے گا۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۶۰۸۱: حضورؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ وضاحت مانگی گئی تو فرمایا، جب کام نا اہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۸۲: آنحضورؐ نے ہم سے دو باتیں بیان کیں۔ پہلے فرمایا، امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔ پھر اِن لوگوں نے قرآن سے اس کا حکم جان لیا، اور پھر سنت سے جان لیا۔ اور پھر امانت کے اٹھ جانے کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی نیند سوئے گا اور امانت

Siddiqui Publications

اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔ اس کا ایک دھندلا سا نشان رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو باقی امانت بھی اس کے دل سے نکال لی جائے گی، اور اس کا نشان آبلہ کی طرح باقی رہے گا۔ (اس کے بعد) حالت یہ ہوگی کہ لوگ آپس میں خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت کو ادا نہیں کرے گا۔ کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عاقل، ظریف اور شجاع ہے مگر اس کے دل میں رائی برابر ایمان نہ ہو گا۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۶۰۸۳: حضورؐ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا ہو گا کے لوگ ایسے ہوں گے جیسے اونٹ، کہ سیکڑوں کی تعداد ہو مگر سواری کے قابل کوئی نہ ہو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۰۸۴: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہوا کہ جس نے شہرت کی خواہش سے کوئی کام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہرت عطا کرے گا۔ اور جو دکھاوے کے لیے کام کرے گا تو اللہ اس کی نمود و نمائش کر دے گا۔ راوی: جندبؓ۔

حدیث ۶۰۸۵: ایک سفر میں میں آنحضرتؐ کے پیچھے سوار تھا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندے پر کیا حق ہے؟ عرض کیا، میرے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا، اللہ کا بندے پر یہ حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائے۔ پھر پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندے کا کیا حق ہے؟ عرض کیا، میرے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا، بندے کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔ راوی: معاذ بن جبلؓ۔

حدیث ۶۰۸۶: نبی مکرمؐ کی ایک اونٹنی تھی۔ اس کا نام عضباء تھا۔ کوئی جانور اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک بار ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں کو یہ بات شاق گذری۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند کرے تو اس کو آخر میں پست کر دے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۰۸۷: ارشادِ رسول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جس نے میرے دوست (ولی اللہ) سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔۔۔ میرا بندہ میری فرض کی ہوئی چیزوں اور نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔۔۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان، اس کی آنکھ اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں۔۔۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے

Sidiqui Publications

دیتاہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔۔۔ میں جس کام کو کرنے والا ہوتا ہوں تو مجھے اس میں کبھی تردد نہیں ہوتا۔۔۔ مجھے نفسِ مومن سے اس وقت تردد ہوتا ہے جب وہ موت کو مکروہ اور برا سمجھتا ہے۔ اور میں اس برا سمجھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۸۸ تا ۶۰۹۰: نبی مکرمؐ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے اور انھیں پھیلاتے ہوئے فرمایا کہ "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں"۔ راویان: سہلؓ، انسؓ اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۴۱)۔

حدیث ۶۰۹۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ اور جب لوگ سورج کو مغرب سے طلوع ہوتے دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے۔ لیکن وہ ایسا وقت ہوگا کہ ان کا ایمان ان کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔ قیامت ایسے آناً فاناً آئے گی کہ ہر کام ادھورے رہ جائیں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۹۶، ۴۲۹۷)۔

حدیث ۶۰۹۲، ۶۰۹۳: حضرت عائشہؓ نے حضورؐ کے ایک ارشاد کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو اس کو اللہ کی رضامندی کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی نارضامندی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور یوں اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ راویان: عبادہ بن صامتؓ اور ابوموسیٰؓ۔

حدیث ۶۰۹۴: (رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے جنت میں اُس کا مقام دکھلا دیا جاتا ہے اور پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ آپؐ نے وقتِ آخر اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی اور "اللهم الرفيق الأعلى" فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۹۳۸۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۶۰۹۵: نبی معظمؐ کے وصال کے وقت ایک برتن قریب رکھا تھا جس میں آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور ان کو اپنے چہرے پر ملتے۔ اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ، بے شک موت میں بڑی تکلیف ہے۔ پھر اپنے ہاتھ کو کھڑا کر کے فرمایا، "اللهم الرفيق الأعلى"، یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی اور دست مبارک جھک گیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۹۶: اعرابیوں میں سے کچھ لوگ حضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے ان میں کے چھوٹے کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا اگر یہ شخص زندہ رہا تو یہ بوڑھا نہیں ہوگا اور قیامت (یعنی اسے موت) آجائے گی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۰۹۷، ۶۰۹۸: ایک جنازہ آنحضورؐ کے سامنے سے گذرا تو آپؐ نے فرمایا، یہ مستریح اور مستریح منہ ہے؟ لوگوں نے دریافت کیا، یہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا، مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور مصیبتوں سے اللہ کی رحمت میں آرام پانا چاہتا ہے۔ جب کہ بدکار بندے سے اللہ اور اس کی تمام مخلوق ہی آرام پانا چاہتی ہے۔ (دوسری حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ) مردہ مستریح اور مستریح منہ ہوتا ہے جب کہ مومن آرام پانا چاہتا ہے۔ راوی: ابو قتادہ بن ربعی انصاریؓ۔

حدیث ۶۰۹۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں ہوتی ہیں۔ دو تو لوٹ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے۔ (لوٹنے والوں میں) اس کے گھر کے لوگ اور اس کی دولت ہے۔ اور (ساتھ جانے والی چیز) اس کا عمل ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۱۰۰: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام جنت یا جہنم دکھا کر اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تمھارا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی قبر سے اٹھائے جاؤ گے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۹۴)۔

حدیث ۶۱۰۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مُردوں کو برا بھلا نہ کہو۔ اس لیے کہ وہ اس چیز کے پاس پہنچ گئے جو انھوں نے کیا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۰۹)۔

حدیث ۶۱۰۲، ۶۱۰۳: (رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰؑ عرش کا کنارہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ موسیٰؑ ہم سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا پھر اللہ نے انھیں بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہوگا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۵۲، ۲۲۵۳ اور حدیث ۳۱۶۸۔ راویان: عبد العزیز بن عبد اللہؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۰۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دے گا اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، شاہانِ زمین کہاں ہیں؟ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۰۵: ارشادِ رسول ہے کہ زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ میں جنت والوں کی مہمانی کے لیے سمیٹے گا۔ ان کے لیے سالن "بالام ونون" ہو گا۔ لوگوں نے عرض کیا، یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا، بیل اور مچھلی، جن کی کلیجی ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۱۰۶: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر سفید چٹی زمین پر ہو گا جو سفید گیہوں کی روٹی کی طرح ہو گی۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۰۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ لوگوں کا حشر تین طرح پر ہوگا۔ ایک گروہ راغبین کا ہوگا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا کہ کسی اونٹ پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار اور کسی اونٹ پر دس آدمی سوار ہوں گے۔۔۔ اور بقیہ وہ لوگ ہوں گے جنھیں آگ اکٹھا کرے گی۔ جہاں وہ لیٹیں گے وہاں وہ لیٹے گی۔ جہاں وہ رات کریں گے وہاں وہ رات کرے گی۔ جہاں وہ صبح کریں گے وہاں وہ صبح کرے گی۔ اور جہاں وہ شام کریں گے وہاں وہ شام کرے گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۰۸: کسی نے نبی مکرمؐ سے عرض کیا کہ کافروں کا حشر چہروں کے بل کس طور پر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا، وہ ذات جس نے دنیا میں اس کو پاؤں کے بل چلایا، کیا وہ حشر میں انھیں چہروں کے بل چلانے پر قادر نہ ہوگی! راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۱۰۹ تا ۶۱۱۱: (ارشاد نبویؐ ہے کہ جس حال میں تم کو پیدا کیا گیا تھا اسی حال میں تم کو قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا، یعنی ننگے پیر، ننگے بدن اور بلا ختنہ کے۔۔۔ قیامت کے دن ابراہیمؑ، عیسیٰؑ اور میری امت کے لوگ پیش ہوں گے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۲۸۶، ۴۲۸۷۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۱۱۲: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضورؐ نے فرمایا، "لوگ قیامت کے دن ننگے پیر، ننگے بدن اور بلا ختنہ کے ہوں گے"۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، وقت کی سختی کے سبب کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں ہو سکے گا۔ راوی: قاسم بن ابی بکرؓ۔

حدیث ۶۱۱۳ تا ۶۱۱۵: (ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ):

- حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدمؑ کو پکارا جائے گا۔ وہ اپنی ذرّیت کی طرف دیکھیں گے۔ اللہ ان سے فرمائے گا، جو ذرّیت جہنم میں جائے گی تم اس کو علاحدہ کرو۔ وہ پوچھیں گے، یا پروردگار! کس قدر علاحدہ کروں۔ اللہ فرمائے گا، ہر سو میں سے ننانوے کو نکالو۔
- صحابہ کرامؓ یہ سن کر پریشان ہوگئے اور نبی معظمؐ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کتنے ہوں گے؟ آپؐ نے پہلے فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے تہائی ہوگے۔ لیکن پھر فرمایا، تم اہل جنت کے نصف ہوگے۔ سب نے الحمد للہ کہا۔
- حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکتا ہے، اور تم لوگ اہل شرک کے مقابلہ میں اس طرح ہو جیسے سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال۔ راویان: عبداللہؓ، ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۱۶،۶۱۱۷ ارشادِ نبیؐ ہے کہ جس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے ہوں گے وہ اپنے آدھے کانوں تک پسینے میں غرق ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا۔ راویان: ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۱۸: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۱۱۹: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس شخص نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے معاف کرالے۔ اس سے قبل کہ اس کے بھائی کے لیے اس کی نیکیاں لے لی جائیں۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے۔ کیوں کہ اس دن (قصاص میں دینے کے لیے) درہم و دینار نہیں ہوں گے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۲۰: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن دوزخ سے چھٹکارہ پائیں گے اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیے جائیں گے۔ یہاں ان کو ان کے ایک دوسرے پر کیے گئے مظالم کا بدلہ دلایا دیا جائے گا۔ ان سے پاک و صاف ہونے پر انھیں جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی۔ اور فرمایا کہ جنت میں ہر شخص اپنے گھر کو دنیا کے گھر سے زیادہ پہچانے گا۔ راوی: یزید بن زریعؓ۔

حدیث ۶۱۲۱ تا ۶۱۲۳: نبی معظمؐ کا ارشاد ہے کہ جس کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی تو اسے عذاب ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تو فرماتا ہے کہ آسان حساب ہو گا۔ فرمایا، یہ تو صرف پیشی ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۱۲۴: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن جب کافر کو لایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا، بتاؤ! اگر تمھارے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو کیا تم اس کو بدلے میں دے کر عذاب سے چھٹکارہ حاصل کرتے؟ وہ کہے گا، ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا کہ تم سے تو (دنیا میں) اس سے کم مانگا گیا تھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۱۲۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تم میں سے ہر آدمی سے اللہ گفتگو فرمائے گا، اس طرح کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر آدمی نظر اٹھائے گا تو اپنے آگے کچھ نہ دیکھے گا۔ جب سامنے نظر کرے گا تو اسے دوزخ دکھائی دے گی۔ پھر آنحضورؐ نے تین بار فرمایا، اچھی باتوں کے ذریعہ آگ سے بچو۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۲۶ تا ۶۱۲۸: رسول معظمؐ نے فرمایا کہ (معراج کے موقع پر) میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ نبی گزرنے لگے۔ کسی کے ساتھ امت تھی تو کسی کے ساتھ گروہ تھا۔ کسی کے ساتھ دس آدمی تھے تو کسی کے ساتھ پانچ۔ اور کوئی تنہا جارہا تھا۔ پھر ایک بڑی جماعت پر نظر پڑی۔ یہ میری امت تھی۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ آپؐ کی امت کے ستر ہزار (یا سات لاکھ) آدمی جو آگے آگے ہیں ان کا نہ حساب ہوگا، نہ عذاب ہوگا۔ یہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ میں نے پوچھا، کیوں؟ جبرئیلؑ نے کہا، یہ لوگ نہ داغ لگواتے تھے، نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے۔ بلکہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ وہاں موجود لوگوں میں سے ایک صحابی عکاشہؓ نے کہا کہ دعا فرما دیجیے کہ میں ان ستر ہزار (یا سات لاکھ) میں سے ایک ہوں۔ جب دوسرے صحابی نے بھی یہی بات دہرائی تو حضورؐ نے فرمایا، "عکاشہ تم سے بازی لے گیا"۔ راویان: ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۳۲۶ اور حدیث ۶۰۵۷)۔

حدیث ۶۱۲۹، ۶۱۳۰: آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوں گے تو پکارنے والا پکار کر جنت والوں سے کہے گا، "اے جنت والو! یہاں موت نہیں ہے، ہمیشہ رہنا ہے"۔ اور دوزخ والوں سے بھی کہا جائے گا، "اے دوزخ والو! یہاں موت نہیں ہے، ہمیشہ رہنا ہے"۔ راویان: ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۳۱، ۶۱۳۲: حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اکثر فقراء کو پایا۔ اور جب دوزخ میں جھانکا تو میں نے دیکھا کہ وہاں رہنے والوں میں زیادہ عورتیں تھیں۔ راوی: عمرانؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۰۳۴)۔

حدیث ۶۱۳۳: (جنت میں جانے والے اور دوزخ میں جانے والے وہاں پر ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۶۱۲۹، ۶۱۳۰۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۱۳۴: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے مخاطب ہو کر فرمائے گا کہ میں تمھیں اس جنت سے بھی بہتر چیز عطا کروں گا۔ وہ پوچھیں گے اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ وہ فرمائے گا، "میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا اور کبھی ناراض نہ ہوں گا"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۳۵: حارثہؓ، بدر کے دن شہید ہوئے۔ وہ کمسن تھے۔ ان کی والدہ نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچیں اور کہا کہ اگر حارثہ کا مرتبہ جنت کا ہے تو میں صبر کرلوں گی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، "اے احمق! کیا جنت ایک ہی ہے۔ جنتیں تو بہت سی ہیں۔ اور حارثہ جنت الفردوس میں ہوگا"۔ راوی: ابواسحٰق حمیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۱۸)۔

حدیث ۶۱۳۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا"۔ اور "جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں سوار چلے گا اور اس کا سفر کبھی ختم نہ ہوگا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۳۷: (امتِ محمدیؐ کے ستر ہزار یا سات لاکھ آدمی جو آگے آگے ہوں گے، جنتی ہوں گے۔ ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح چودھویں کا چاند چمکتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۳۲۶ اور ۶۰۵۷۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۲۶ تا ۶۱۲۸)۔

حدیث ۶۱۳۸: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جنتی جنت کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۶۱۳۹: حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن کافر سے کہے گا، بتاؤ! اگر تمھارے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو کیا تم اس کو بدلے میں دے کر عذاب سے چھٹکارہ حاصل کرتے؟ وہ کہے گا، ہاں۔ تو اللہ اس سے کہے گا کہ میں نے تو تم سے اس سے کم مانگا تھا۔ صرف یہ کہا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۲۴)۔

حدیث ۶۱۴۰: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ شفاعت کے ذریعہ کچھ لوگ دوزخ سے نکلیں گے، اس طرح کہ ثعاریر میں ہوں گے۔ پوچھا کہ یہ ثعاریر کیا ہے؟ فرمایا، ضغابیس ہے، ان کے منہ جھڑ چکے ہوں گے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۶۱۴۱: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنت والے ان کو "دوزخی" پکاریں گے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۱۴۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوجائیں گے تو اللہ فرمائے گا، "جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لو۔ مگر جب انھیں نکالیں گے تو کوئلے کی مانند کالے ہوچکے ہوں گے۔ پھر ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا، جس کے سبب وہ بالکل تر و تازہ ہوجائیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ، کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ دانہ لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے۔ راوی: یحیٰؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۴۳، ۶۱۴۴: حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہو گا جس کے دونوں پاؤں پر چنگاری رکھی ہوئی ہو گی۔ اس سے اس کا دماغ کھولتا ہو گا جس طرح کہ ہانڈی جوش مارتی ہے۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۶۱۴۵: (ارشادِ نبیؐ ہے کہ اچھی باتوں کے ذریعہ دوزخ سے بچو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۱۲۵۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۶۱۴۶: آنحضرتؐ کے سامنے جب آپؐ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا تو حضورؐ نے فرمایا، شاید قیامت کے دن ان کو میری شفاعت کام آئے کہ آگ صرف ان کے ٹخنوں تک ہی ہو گی۔ لیکن اسی سے ان کا دماغ کھولتا ہوا ہو گا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۱۴۷: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ):

ارشادِ نبویؐ ہے کہ قیامت کے دن مسلمان سفارش کے متلاشی ہوں گے۔ چناں چہ سب لوگ پہلے حضرت آدمؑ کے پاس جائیں گے۔ ان کے کہنے پر وہ نوحؑ کے پاس اور پھر ابراھیمؑ خلیل اللہ کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد وہ سب موسیٰؑ کلیم اللہ کے پاس جائیں گے۔ وہاں سے وہ عیسیٰؑ روح اللہ سے ملیں گے۔ عیسیٰؑ، ان سب کو یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے کہ "اللہ نے انھیں پہلے ہی سے مکمل بخشش عطا کر رکھی ہے"۔ چناں چہ آخر میں سب لوگ نبی معظمؐ کے پاس پہنچیں گے۔ آپؐ سب کو لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہیں گے۔ اجازت ملنے پر حضورؐ سجدے میں گر پڑیں گے۔ اللہ فرمائے گا شفاعت کرو، تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ آنحضرتؐ کی شفاعت سے لوگ گروہ در گروہ بہشت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ آخر میں آپؐ فرمائیں گے کہ اب تو وہ ہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے منع کیا ہے۔ اور وہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۴۱)۔

حدیث ۶۱۴۸: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ شفاعت کے ذریعہ سے کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنت والے ان کو "جہنمی" پکاریں گے۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۴۱)۔

حدیث ۶۱۴۹: بدر میں شہید ہونے والے صحابی حارثہؓ کے لیے آنحضورؐ نے فرمایا، "حارثہ جنت الفردوس میں ہو گا"۔ یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۱۸ اور حدیث ۶۱۳۵۔ (اس کے علاوہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ): حضورؐ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا تمام

Siddiqui Publications

چیزوں سے بہتر ہے۔ اور فرمایا، جنت میں قدم برابر جگہ بھی دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور فرمایا، جنتی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا کی طرف جھانک کر دیکھے تو ساری زمین روشن ہو جائے اور خوشبو بکھر جائے۔ جنت کی اوڑھنی دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۱۵۰: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جنت میں جو شخص بھی داخل ہو گا اسے دوزخ کو بھی دکھلا دیا جائے گا تا کہ اسے معلوم رہے کہ اگر وہ گناہ کرتا تو اس کا ٹھکانہ کیا ہوتا۔ یوں وہ مزید شکر ادا کرے گا۔ اسی طرح دوزخ میں جو شخص بھی داخل ہو گا اسے جنت کو بھی دکھادیا جائے گا تا کہ اسے معلوم رہے کہ اگر وہ نیکیاں کرتا تو اس کی جگہ یہ ہوتی۔ یوں وہ حسرت ہی کرتا رہے گا۔۔۔ اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میری شفاعت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہو گا جس نے پورے خلوص سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۵۱: (حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو دوزخ سے نکالا جائے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا "جا جنت میں داخل ہو جا"۔ اسے خیال آئے گا کہ جنت تو مکمل بھر چکی ہو گی چناں چہ وہ کہے گا ، "یا رب! میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے"۔ اللہ تعالیٰ اس سے جنت میں داخل ہونے کے لئے اصرار فرمائے گا مگر وہ اپنے خیال ہی کو درست مانے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جنت تو دنیا سے دس گنا زیادہ بڑی ہے۔ اسے پھر بھی یقین نہیں آئے گا۔۔۔ یہ بات کہتے ہوئے آنحضورؐ ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۱۵۲: میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچایا؟ راوی: عباسؓ۔
(اس سوال کے جواب کے لیے دیکھیں حدیث ۶۱۴۶۔ مؤلف)۔

حدیث ۶۱۵۳: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) :

- کسی نے رسول اکرمؐ سے سوال کیا کہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں تم اللہ تعالیٰ کو آفتاب اور چاند کی طرح دیکھو گے۔
- اور فرمایا، قیامت کے دن اللہ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ دنیا میں جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ چناں چہ سورج کی عبادت کرنے والا سورج کے ساتھ، چاند کی عبادت کرنے والا چاند کے ساتھ، اور بتوں کی عبادت کرنے والا بتوں کے ساتھ ہو جائے گا۔

Siddiqui Publications

- پھر مسلم امت باقی رہ جائے گی جس میں منافقین بھی شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس میں وہ جانتے تھے۔ اور کہے گا کہ میں تمھارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔
- جہنم کا پل قائم کیا جائے گا۔ وہاں سعدان کے کانٹے ہوں گے جو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ ان میں سے بعض ہلاک ہونے والے ہوں گے اور بعض کے اعمال رائی کے برابر ہوں گے۔
- اللہ اپنے فیصلوں سے فارغ ہونے کے بعد لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینے والوں کو جہنم سے نکالنے کے لیے فرشتوں کو حکم دے گا۔ فرشتے سجدوں کے نشانات سے انھیں پہچانیں گے۔ ان کے کوئلے جیسے جسم ماء الحیات کے پانی سے تروتازہ کئے جائیں گے۔
- اللہ انہیں جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ لیکن وہ اس وقت تک داخل نہیں ہوسکیں گے جب تک اللہ ان سے راضی نہ ہو جائے۔
- جو جنت میں داخل ہو جائے گا اللہ ان سے آرزو پوچھے گا، یہاں تک ان کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۵۴: ارشادِ نبویؐ ہے کہ میں حوض (کوثر) پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا۔ تم میں سے چند لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے اور پھر مجھ سے علاحدہ ہو جائیں گے۔ میں کہوں گا، اے میرے پروردگار! یہ میری امت میں سے ہیں۔ تو مجھے جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو کچھ ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۶۱۵۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ تمھارے اتنے سامنے حوض ہو گا کہ جتنی دوری جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۱۵۶: (حوض) کوثر خیرِ کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو عطا فرمائی ہے۔ ابوالبشرؒ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے، اور سعید بن جبیرؒ کا کہنا ہے کہ وہ نہر مکمل خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو عطا فرمائی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۱۵۷: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض (کوثر) کی وسعت اتنی ہے جتنی کہ ایلہ اور صنعائے یمن کے درمیان کی مسافت۔ وہاں اتنے لوٹے ہیں کہ جتنے کہ آسمان میں ستارے۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۵۸ : آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض (کوثر) کی وسعت تین مہینوں کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے کوزے (لوٹے) آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو شخص اس کا پانی پی سکے گا پھر اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ راوی: عبداللہ بن عمروؓ۔

حدیث ۶۱۵۹: حضورؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ "یہ کیا ہے"؟ کہا، یہی حوض کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپؐ کو عطا کی ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو مشک کی تھی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۱۶۰ تا ۶۱۶۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میں حوضِ کوثر پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو شخص اس کا پانی پی لے گا پھر اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ حوضِ کوثر پر اتریں گے۔ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پھر وہ میرے سامنے سے کھینچ کر لے جائے جائیں گے۔ میں کہوں گا یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "تم نہیں جانتے جو کچھ ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا"۔ یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔ راویان: انسؓ، سہل بن سعدؓ، ابن مسیبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۵۴)۔

حدیث ۶۱۶۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے کھڑے ہونے کے دوران میری ایک گروہ پر نظر پڑے گی۔ جب میں ان کو پہچان لوں گا تو ان میں سے ایک آدمی نکل کر مجھ سے کہے گا، چلیں۔ میں کہوں گا، کہاں ؟، وہ کہے گا دوزخ کی طرف۔ ان دوزخ والوں کا حال پوچھنے پر وہ بتائے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔۔۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ان میں سے بغیر چرواہے کے اونٹوں کے برابر (یعنی بہت کم ہی) نجات پائیں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۶۴: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ (ریاض الجنۃ) ہے۔ اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۶۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میں حوض پر تمھارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی حوض کوثر، آخرت کی پہلی منزل ہوگی جہاں سب لوگ پہنچیں گے)۔ راوی: جندبؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۱۶۶: (ایک روز آنحضرتؐ منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا کہ میں جنت میں تمھارے لیے پیش خیمہ ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اور فرمایا کہ میں تمھارے لیے اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم اس دنیا سے رغبت نہ کرنے لگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۰۱۲۔ راوی: عقبہؓ۔

حدیث۶۱۶۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ حوضِ کوثر کی وسعت مدینہ اور صنعاء (یمن) کے فاصلے کے برابر ہے۔ اس میں برتن ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔ راوی: حارثہ بن وھبؓ۔

حدیث۶۱۶۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ میں حوض کوثر پر رہوں گا۔ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے اور پھر مجھ سے علاحدہ کر دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا، اے میرے پروردگار! یہ میری امت میں سے ہیں۔ تو مجھے جواب ملے گا، تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا کچھ کیا۔ یہ الٹے پاؤں پھرتے رہے ہیں۔ راوی: اسماء بنت ابی بکرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۶۰ تا ۶۱۶۲)۔

Siddiqui Publications